بات نہیں لیکن خدا تعالےٰ کے ہاں جوابدہی کی بھی فکر ضروری ہے ملک میں تین قانون چل رہے ہیں جب آپ مکمل اسلام کے نفاذ کے علمبردار ہیں ۔ تو خدا کے لیے چار شرعی حدود کے نفاذ کے لیے ضروری ہے کہ اس باب میں سول اور مارشل لاء کی تعزیرات کو ختم کیجئے اسلامی نظریاتی کونسل پر کروڑوں روپے صرف کر کے جن دفعات کی اسلامی توثیق کرائی گئی ہے ۔ کم ازکم ان کا نفاذ کیا جائے ۔ اور اس کے مقابل باقی تمام قوانین منسوخ کئے جائیں زکوٰۃ وعشر آرڈیننس نافذ کیا گیا ۔ لیکن اس میں بھی بے شمار شرعی سقم پائے جاتے ہیں ۔ اور اس کی تنفیذ کے مقاصد وثمرات ابھی شرمندۂ تکمیل ہیں ۔ زکوٰۃ کے نفاذ میں ، سیونگ اور کرنٹ اکاؤنٹ میں تفریق ایک غیر شرعی جسارت ہے ۔ مل اونروں ، ٹرانسپورٹروں ، کارخانہ داروں ، تاجروں اور کاروباری حضرات سے زکوٰۃ نہ وصول نے کی کوئی شرعی گنجائش نہیں ۔ ایک مسلم فرقے کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار دینا کہاں کا انصاف ہے ؟ اگر وہ فرقہ مسلمان ہے تو زکوٰۃ سے مستثنیٰ کیوں ؟ اگر زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہے تو ان کا دعویٰ مسلمانی چہ معنی دارد ؟ آخر لینے دینے کے پیمانوں میں یہ تضاد کیوں ہے ؟ زکوٰۃ ، نماز کی طرح ایک عبادت ہے اس کے محصل اور تقسیم کنندگان مومن ، مخلص ، پابندِ شریعت اور دیانتدار افراد ہونے چاہییں ورنہ اگر اس کے لیل و نہار یونہی رہے تو یہ بھی ٹیکس کی طرح ایک بار سمجھا جائے گا ۔ عشر آرڈیننس میں بڑے نمایاں شرعی سقم ہیں ۔ اولین فرصت میں جن کا ازالہ ضروری ہے ۔ لیکن یہ شرعی سقم سرکاری درباری مولویوں ہٹو بچو کا وظیفہ کرنے والے وفاقی کونسل کے علماء سے حل نہیں ہوں گے اس کے لیے ضروری ہے کہ راست باز علماء طمع و لالچ ، حصولِ منفعت طلب زر سے بے نیاز اہلِ علم سے تعاون لیا جائے ۔ اور ان کے ذریعے عشر آرڈیننس کے شرعی اسقام دور کیے جائیں ورنہ یہ بھی ایک مالیے کا بارِ گراں بن کر رہ جائے گا ۔ حیرت کی بات ہے کہ ابھی تک عشر کے مصارف کا تعین نہیں ہو سکا ۔ جناب صدر ! قصیدہ خواں مولویوں سے بچیں ، یہ سرکاری درباری علماء آپ کے تمام پیشروں کی ناؤ کے ڈوبنے کا باعث بنے ۔ جب زکوٰۃ آرڈیننس نافذ کیا گیا ۔ پورے ملک میں اس کا خیر مقدم کیا گیا اس کوشش کی تحسین کی گئی لیکن عملاً وہی ڈھاک کے تین پات ۔ ہماری گناہگار آنکھیں اس بات کو ترس گئیں کہ پکے بے نماز وہ بھی کبھی نمازی بنیں ۔ صلوٰۃ کمیٹیوں کی فوج ظفر موج جو تشکیل کی گئی ہے اس کی کارکردگی کا بھی جائزہ لیا جائے ۔ جناب والا ! صلوٰۃ آرڈیننس کا عملی نفاذ اگر سرکاری دفاتر اور سرکاری محکموں سے ہوتا اور پوری کوشش سے سرکاری ملازمین کو نمازی بنایا جاتا یا کم ازکم پولیس کے افراد ہی نمازی بنا دیئے جاتے تو اس کے خاطر خواہ نتائج وثمرات حاصل ہوتے ۔ قرآنِ پاک صحیفۂ آسمانی ہے اور اسے قیامت تک محفوظ رہنا ہے ۔ دستوری طور پر اللہ پاک نے آج سے چودہ سو سال قبل

صلوٰۃ و زکوٰۃ کے آرڈیننس نافذ کر دیئے ہیں ۔ ضرورت تو شرح صدر اور خلوص سے اس کے نافذ کرنے کی ہے! صرف آرڈیننس کا اعلان اسکا حل نہیں ۔ جناب والا جس طرح اللہ پاک کی توفیق سے آپ پکے نمازی ہیں اسی طرح کم از کم سرکاری افراد و اشخاص، افسر شاہی اور دفتر شاہی کو بھی پکا سچا اور سُچا نمازی بنائیں ۔

انداز بیاں گرچہ شوخ نہیں ہے
شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

"الاسلام" کے گزشتہ سال کے متعدد شماروں میں حضرت محدث گوندلوی نمبر کے عنوان سے ایک اعلان نظر نواز ہوتا رہا ۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ اعلان وقت کی آواز عصر حاضر کا تقاضا اور اہل علم کے دل کی دھڑکن تھا ۔ اس نمبر کی تیاری کس عالم میں ہے کن کن اہل علم کے کیا کیا مضامین آ چکے ہیں نمبر تسوید و ترتیب کی منزل میں ہے یا کتابت کے لیے دیا جا چکا ہے ۔ ان کی جملہ تفصیلات سے تو مدیر اعلیٰ "الاسلام" محترم بشیر انصاری صاحب ہی واقف ہوں گے ۔ ہمیں اس سے کوئی آگاہی نہیں لیکن حضرت محدث گوندلوی دامت برکاتہم ۔ کی شخصیت ان کا علم و فضل ان کی تحقیق و دانش ان کا شعور و آگہی ۔ ان کی ہمہ شانہ خدمات جلیلہ کا علوم پر استحضار و عبور، تدریس و تعلیم پر ان کی مجتہدانہ بصیرت ان کی ذہانت و فطانت اور حافظہ کی وسعتیں ان کا زہد و ورع، ان کا تقویٰ و تدین، ان کا ذکر و فکر ان کی عبادت و ریاضت ان کی دقتِ نظر، اور وسعت علم و معلومات اس امر کی مقتضی ہیں کہ ان کے تشخص کے مطابق ایک نہایت وقیع اور تاریخی نمبر نکالا جائے ۔ حضرت محدث گوندلوی مدظلہٗ اس وقت شیخ عرب و عجم کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ اللہ پاک نے انہیں جن اوصاف حمیدہ اخلاق عالیہ اور عظیم اسلاف کی عظمتوں کا وارث بنایا ہے ۔ گوندلانوالہ، گوجرانوالہ، مدراس، اوڈانوالہ، فیصل آباد، مدینہ منورہ میں آپ کی تدریسی خدمات اور تلامذہ کا دائرہ بے حد وسیع ہے پاکستان بھر میں ۹۰ فیصد اہلحدیث علماء کرام بلاواسطہ یا بالواسطہ آپ کے شرف تلمذ سے مشرف ہیں ۔ ایسی دیدہ ور شخصیتیں زمانے میں لاکھوں بلکہ کروڑوں گردشوں کے بعد صفحۂ عالم پہ نمودار ہوتی ہیں ۔ یقین جانیئے حضرت حافظ صاحب جیسی پاکباز ہستی، ملک کے لیے بالعموم اور جمعیت اہل حدیث کے لیے بالخصوص خدا تعالیٰ کی رحمت کا سایہ ہیں ۔ اس یگانہ روزگار، نابغۂ عصر اور عبقریٔ زماں شخصیت کو ہمیں غنیمت جان کر ان کے فیضان سے جی بھر جھولیاں بھرنا چاہیئں ۔ ان کے دبستان سے ہم اپنے فکر و نظر اور شعور و آگہی کو جو جلا بخش سکتے